دل کی بات　　　　مدیر

پاکستان کا امن واستحکام صرف ''نفاذِ اسلام''

یہ عجیب واقعہ ہے کہ ہم گزشتہ سڑسٹھ (۶۷) برسوں سے پاکستان میں قیام امن اور استحکام ملک کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ قیامِ ملک کے ساتھ ہی آزمائشوں اور امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا جواب تک جاری ہے۔ حکمرانوں اور ملک کے سیاہ وسفید کے ''موروثی اور پشتینی'' مالکوں نے کبھی سوچنے کا تکلف ہی نہیں کیا کہ آخر ایسا کیوں ہے؟ ہر قوم اور ملک کی ایک پہچان اور شناخت ہوتی ہے۔ جو قومیں اپنی شناخت کی حفاظت کرتی ہیں، وہی باقی رہتی ہیں۔

تحریکِ پاکستان کے رہنماؤں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ''دوقومی نظریے'' کے تحت ایک اسلامی ریاست کے قیام کا خواب دکھایا۔ پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الاّ اللہ کا نعرہ لگایا۔ قرآنی نظام کے نفاذ کے لیے دولاکھ مسلمانوں نے جان کی قربانی دی، املاک اور جائدادیں تباہ ہوئیں، عزتیں تارتار ہوئیں اور مسلمان لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان چھوڑ کر نئے وطن پاکستان آگئے۔ لیکن وہ خواب ہنوز تشنۂ تعبیر ہے اور وعدے وفا کے منتظر ہیں۔ حکمران، سیاست دان اور وطن عزیز پر ناجائز قابض سیکولر فاشسٹ اور لبرل انتہا پسند سرے سے قیامِ پاکستان کے مقاصد، نعروں اور وعدوں سے منحرف ہو گئے ہیں۔ وہ قیام پاکستان کے نئے مقاصد لے کر ایک نیا پاکستان بنانے کے سفر پر چل نکلے ہیں۔ ۶۷ برسوں کی کارگزاری یہ ہے کہ ہم آدھا ملک گنوا بیٹھے اور نئے پاکستان کی تکمیل اور تعمیر وترقی پر کتنے سال لگیں گے یہ خود حکمرانوں کو بھی معلوم نہیں۔ اس لیے کہ نئے پاکستان کا ایجنڈا عالمی طاغوت کا ڈیزائن کردہ ہے جو پاکستان کو اس کی نظریاتی اساس وشناخت اور مقاصد سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان میں صدارتی نظام، پارلیمانی نظام اور مارشل لا کے فوجی نظام کے مسلسل تجربات کے باوجود امن قائم ہوا نہ استحکام۔ پہلے صدارتی نظام کو مقدس کہا گیا پھر فوجی نظام کو ترقی وفلاح کا ضامن قرار دیا گیا اور اب پارلیمانی نظام کو ملک کی بقاء واستحکام کا واحد ذریعہ کہا جارہا ہے۔ اسی چکر میں قوم کی آرزوؤں، خواہشوں اور خوابوں کا خون کردیا گیا۔ چین ہمارے بعد آزاد ہوا لیکن آج ترقی کے بامِ عروج پر ہے۔ گزشتہ ماہ چین کے صدر شی جن پنگ نے اپنے دورۂ یورپ کے دوران برجز میں کالج آف یورپ کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

> ''چین میں کثیر الجماعتی سیاسی نظام پر مشتمل جمہوریت قابلِ عمل نہیں۔ ہمارے عوام اپنی ترقی کے راستے کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ ہمارے لیے کسی غیر ملکی سیاسی یا ترقیاتی ماڈلز کی نقل کرنا اور اُن پر عمل پیرا ہونا تباہ کن ہوگا، چین کا آئین کمیونسٹ پارٹی کی طویل المدت قیادت کا غماز ہے، صدارتی نظام، ملٹی پارٹی سسٹم، پارلیمنٹری ازم، امپیریل ازم اور آئینی مونارچی کوئی بھی نظام چین میں کام نہ کرسکا۔ اس کی وجہ چین کی منفرد تاریخی اور سماجی صورت حال ہے۔ چینی عوام دوسروں کے جوتوں میں اپنے پاؤں نہیں پھنساتے۔'' (نوائے وقت ملتان، ۳؍اپریل ۲۰۱۴ء)

چین ایک کافر ملک ہے، وہاں کے عوام نے سوشلسٹ نظام کو اپنے لیے قبول کیا اور اسی کے دائرے میں ملک و

قوم کی ترقی وخوشحالی اور امن واستحکام کی راہیں تلاش کیں اور کامیاب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دین (نظامِ حیات) عطا فرمایا وہ ہمیشہ کے لیے اور قیامت تک ہر زمانے کے انسانوں کے لیے رہنمائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا: ''اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً '' اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ۔ اسلام کے مقابلے میں دنیا کے تمام نظام کفر کے ماسوا کچھ نہیں۔ اسلام کفریہ نظاموں کے سہاروں کا محتاج نہیں۔ چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں کسی نظام سے مفاہمت نہیں کی۔ بلکہ پوری قوت کے ساتھ اللہ کے دین کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اسلام اپنی پہچان اور شناخت کے ساتھ غالب ہوا۔ نظام ہائے کفر وطاغوت نہ پہلے اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے نہ اب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ارشاد ہے:

''یہ (غیر مسلم) چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ تو اپنی روشنی مکمل طور پر پھیلا دے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔'' (توبہ:۳۲،صف:۸)

پاکستان میں آگ اور بارود کا جو خونی کھیل جاری ہے یہ نظامِ کفر سے مفاہمت، عہد شکنی، وعدوں کی پامالی اور منافقانہ نظام سیاست کو اپنانے کا نتیجۂ بد اور فطری سزا ہے۔ مسلمان کہلاتے ہوئے کفریہ نظاموں میں قوم اور ملک کی فلاح کی راہیں ڈھونڈنے والے کبھی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو سکتے۔ اس سے بڑی منافقت اور کیا ہوگی کہ پاکستان کے آئین میں تو اسلام ہے لیکن، حکمرانوں اور حکومت میں کہیں نہیں۔ فرمایئے امن کیونکر قائم ہوگا اور استحکام کیسے حاصل ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایمان والوں کو واضح طور پر فرمایا ہے:

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا اُن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔ (انعام:۸۲)

آج وطنِ عزیز جس بدترین بدامنی، دہشت گردی اور عدمِ استحکام کا شکار ہے اس کی سب سے بڑی وجہ قیامِ پاکستان کے مقاصد سے کلّی انحراف، بغاوت اور کفریہ نظاموں کی اطاعت وفرماں برداری ہے۔ حدتو یہ ہے کہ آئین میں جو تھوڑا بہت اسلام موجود ہے اس کو بھی غیروں کے کہنے میں آکر ختم کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے اس کی سفارشات پر عمل درآمد تو درکنار اب اسمبلی میں اس ادارے کو ختم کرنے کی قراردادیں منظور کی جا رہی ہیں۔ خیر اور شر کی قوتوں میں اپنی اپنی شناخت کی جنگ ازل سے جاری ہے۔ دینی قوتوں پر آزمائشیں آتی رہی ہیں اور اہل دین صبر اور صلوٰۃ کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ہمیشہ یہ جنگ جیتتے رہے ہیں۔ جس قوم کے پاس اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید اور آخری رسول سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہو وہ اللہ کے سِوا کسی کی غلام اور محکوم نہیں رہ سکتی۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے نظام حیات ''اسلام'' ہی میں ہماری حیات، ترقی اور کامیابی مضمر ہے۔ اللہ سے بدعہدی کی سزا ناکامی اور ذلّت ورسوائی ہے۔ حکمران ملک میں امن اور استحکام چاہتے ہیں تو نفاذِ اسلام کے وعدوں کو ایفا کریں۔

ایک قرآں ہے جہاں بھر کے مصائب کا علاج
سب سوالات کے حل اس کے جوابوں میں ملیں